© rasailojaraid.com

مولانا محمد صدیق اختر کا سانحہ ارتحال

سیالکوٹ قدیم سے مردم خیز خطہ چلا آ رہا ہے۔ علامہ ڈاکٹر محمد اقبال علامہ محمد ابراہیم میر سیالکوٹی مولانا حافظ محمد شریف سیالکوٹی مولانا حکیم محمد صادق سیالکوٹی معروف پارلیمانی لیڈر خواجہ محمد صفدر رحمۃ اللہ علیہم کے بعد علامہ احسان الٰہی ظہیر اور علامہ پروفیسر ساجد میر حفظہ اللہ اسی سرزمین سے تعلق رکھتے ہیں۔ ماضی قریب میں انتقال کر جانے والے ہمارے دیرینہ دوست مولانا محمد صدیق اختر اور بزرگ دوست مولانا محمد علی جانباز مرحومین کا وطن مالوف بھی یہی شہر سیالکوٹ ہے۔

اول الذکر مولانا محمد صدیق اختر ضلع کے اہم مقام چونڈہ میں برسوں رہائش پذیر رہے۔ وہی چونڈہ جہاں 1965ء میں پاک فوج نے بھارتی سٹرائیک فورس کو بری طرح دبوچ لیا تھا اور چونڈہ کے اطراف میں جو کئی دنوں تک جنگ ہوئی وہ عالمی جنگ کے بعد ٹینکوں (آرمر) کی سب سے بڑی لڑائی تھی۔ جس میں ہندوستان فوج کے جوان بھارتی تعداد میں ٹینکوں کے اندر جل گئے اور سری نگر سے لے کر راس کماری تک بھارتی ہسپتال زخمیوں سے بھر گئے تھے۔

مولانا محمد صدیق اختر چونڈہ کی جامع مسجد اہل حدیث میں درس و تدریس اور خطابت کی ذمہ داریاں تو ادا کرتے ہی تھے لیکن ان کا سب سے بڑا کارنامہ سالانہ ختم نبوت کانفرنس کا تسلسل سے منعقد کرانا تھا۔ جس میں تمام مکاتب فکر کے مقامی اور مشہور بیرونی علماء خطاب کرتے۔ اس زمانے میں دو تین مرتبہ مجھے بھی ان پروگراموں میں شرکت کا موقع ملا۔ اس علاقہ میں بہت سے قادیانی خاندان آباد ہیں۔ مسلمانوں کے

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

خلاف ان کی سازشوں اور کئی قسم کی پوشیدہ سرگرمیوں کو ان کانفرنسوں میں بے نقاب کیا جاتا۔ مقررین ختم نبوت کے عنوان پر مدلل تقریریں کرتے اور قادیانیت کے دجل وفریب کا پردہ خوب چاک کرتے۔

مولانا محمد صدیق اختر شروع دن سے تادمِ واپسیں مرکزی جمعیت اہل حدیث سے وابستہ رہے۔ کبھی وہ ضلعی نظامت اور کبھی امارت کے فرائض تندہی سے سرانجام دیتے رہے۔ مولانا حافظ محمد شریف کے بعد شہر اور ضلع کے قصبات اور دور دراز دیہات تک پورا سال ان کے تنظیمی دورے اور تبلیغی پروگرام جاری رہتے۔ توحید وسنت کے وہ گرویدہ اور بارعب ووجیہہ شخصیت کے مالک تھے۔ ان کی آواز میں دبدبہ اور ایک ایسی للکار ہوتی جس سے مخالفین کے دل ودماغ دہل جاتے اوران پر لرزہ طاری ہوجاتا۔ ان کے وعظ و بیان میں مسلک اہل حدیث کی صداقت اور حق گوئی و بیباکی نمایاں ہوتی۔ مگر انہوں نے طبیعت کی سادگی اور وضع داری وقناعت کو زندگی بھر بڑے سلیقے سے نبھایا۔

☆......☆......☆......☆......☆......☆......☆

شیخ الحدیث مولانا محمد علی جانباز رحمۃ اللہ علیہ بھی داغِ مفارقت دے گئے

جب ان سطور کے راقم نے جامعہ سلفیہ میں داخلہ لیا تو مولانا محمد علی جانباز منتہی کلاس کے طالب علم تھے۔ ان کے ہم سبق طلبہ میں مولانا حافظ بنیامین مولانا قدرت اللہ فوق اور مولانا علی محمد حنیف رحمۃ اللہ علیہم شامل تھے۔ دیگر طلبہ کے نام یاد نہیں آرہے۔ یہ سب رفقاء فارغ التحصیل ہونے کے بعد آئندہ زندگی میں جماعت کے بڑے بڑے مدارس میں شیوخ الحدیث کی حیثیت سے فائز رہے۔ ایسا کیوں نہ ہوتا جبکہ ان کے اساتذہ میں حضرت حافظ محمد گوندلوی حضرت مولانا شریف اللہ خان' حضرت مولانا عبدالغفار حسن اور پروفیسر غلام احمد حریری جیسی نابغہ روزگار علمی شخصیتیں تھیں۔ جامعہ سلفیہ کمیٹی کے صدر حضرت مولانا سید محمد داؤد غزنوی اور ناظم تعلیمات حضرت مولانا محمد عطاء اللہ حنیف رحمۃ اللہ علیہم اجمعین تھے۔ صدر جامعہ اور ناظمِ تعلیمات ہفتہ عشرہ بعد جب جامعہ میں تشریف لاتے تو طلبہ سے خطاب بھی فرماتے۔ ان کے اثر انگیز خطاب میں خصوصی طور پر تزکیہ واصلاح کا تربیتی انداز ہوتا۔ یہی وجہ ہے کہ ان علم وعمل کے پختہ اساتذہ کرام اور مولانا غزنوی ومولانا عطاء اللہ حنیف کے فیضِ صحبت نے مولانا محمد علی جانباز اوران کے متذکرہ

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

رفقاء کو بلند مرتبت اور کندن بنا دیا۔

اس دور میں جامعہ کے مہتمم استاذی المکرّم مولانا محمد اسحاق چیمہ رحمۃ اللہ علیہ تھے۔ چونکہ مولانا جانباز ان کے انتہائی بااعتماد اور امانت و دیانت کی شہرت رکھتے تھے۔ اس لیے لائبریری کا چارج اور کئی ایک انتظامی امور انہی کے سپرد تھے۔ مولانا جانباز ایک خاموش طبع عالم دین تھے' جو ساری زندگی نمود و نمائش کے تکلفات سے دور رہے۔ فہم و فراست' ذہانت و فطانت' تقویٰ و استغناء اور ذکر و عبادات کے لحاظ سے وہ نمونہ سلف صالحین تھے۔ تدریس کے شعبوں میں خدمات کے ساتھ ساتھ وہ بہت سی چھوٹی بڑی علمی کتب کے مصنف بھی تھے۔ جن میں سے حدیث کی کتاب ابن ماجہ کی شرح جو کئی جلدوں پر مشتمل ہے' ان کی عظیم تالیف اور صدقہ جاریہ ہے۔

آج کے دور میں مولانا محمد علی جانباز جیسی جامعیت اور سیرت و کردار کی علمی شخصیتیں بہت کم دیکھنے میں آتی ہیں۔ علم و فضیلت کی ان صفات کے باوجود ان میں انکسار و خاکساری کمال درجہ کی تھی۔ عام سے سادہ لباس میں ملبوس انہیں دیکھ کر ہرگز معلوم نہ ہوتا کہ یہ اتنے بڑے عالمِ دین ہیں۔ ان کی زندگی درویشی و گوشہ نشینی میں بسر ہوئی۔ بالآخر چند دنوں کی علالت کے بعد اللہ کو پیارے ہو گئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ ان کی وصیت کے مطابق نمازِ جنازہ علامہ ڈاکٹر فضل الٰہی نے پڑھائی۔ جس میں قرب و جوار اور پنجاب کے بیشتر اضلاع سے علماء و صلحاء اور طلبہ و تاجر طبقہ نے کثیر تعداد میں شمولیت کی۔ فیصل آباد سے مولانا حافظ مسعود عالم' مولانا حافظ محمد شریف' مولانا ارشاد الحق اثری اور مولانا نجیب اللہ طارق نے بھی شرکت کی۔ ان سطور کے ذریعے مرحومین کی اولاد و احفاد سے اظہارِ تعزیت کرتے ہوئے دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ان کی بشری لغزشوں سے درگزر فرما کر جنت الفردوس میں جگہ دے اور لواحقین و احباب کو اجر و حوصلہ عطا فرمائے۔

☆......☆......☆......☆......☆......☆

فضیلۃ الشیخ ڈاکٹر سلطان الحکمی (مدینہ منورہ) کا سانحہ ارتحال

تمام دینی' تعلیمی اداروں میں یہ خبر نہایت حزن و ملال کے ساتھ سنی گئی کہ ممتاز ماہر لغات ادیب' شاعر کلیۃ اللغۃ العربیہ جامعہ اسلامیہ مدینہ منورہ کے نامور استاد الشیخ ڈاکٹر علی سلطان الحکمی ۱۹ نومبر ۲۰۰۸ء کو مختصر علالت کے بعد خالق حقیقی سے جا ملے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ آپ کا نمازِ جنازہ مسجد نبوی میں ادا کیا گیا

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

اور جنت البقیع میں دفن ہوئے۔

ڈاکٹر علی سلطان رحمۃ اللہ بے حد مہربان مشفق تھے۔ آپ پاکستان کے ساتھ دلی محبت کرتے تھے۔ یہی وجہ ہے کہ جب مدینہ یونیورسٹی کی طرف سے عربی ریفریشر کورس منعقد ہوتے تھے تو آپ پاکستان کا انتخاب کرتے۔ پاکستان آ کر بہت خوش ہوتے۔ طلبہ کی ذہانت حاضر جوابی اور عربی زبان میں دلچسپی کی بڑی تعریف کرتے۔ جامعہ سلفیہ میں متعدد مرتبہ یہ کورس منعقد ہوئے اور کمال شفقت سے تشریف لائے۔

آپ بہت کریم النفس ملنسار مہمان نواز اور اعلیٰ اخلاق سے متصف تھے۔

جامعہ سلفیہ کے ساتھ دلی محبت کرتے۔ جب بھی مدینہ منورہ جانے کا اتفاق ہوا ان کی میزبانی سے فیضیاب ہوئے۔ چند دن قبل مولانا عبید اللہ اظہر کی زبانی آپ کی رحلت کا جان کر بے حد رنج اور افسوس ہوا۔

مولانا عبد السلام صاحب آف سرگودھا وفات پا گئے۔

پرچہ پریس پر جا چکا تھا کہ جماعت کے معروف خطیب قاری محمد اسماعیل اسد حافظ آبادی نے اطلاع دی کہ جماعت کی معروف شخصیت مولانا عبد السلام صاحب مختصر علالت کے بعد وفات پا گئے ہیں۔ انا للہ وانا الیہ راجعون

مرحوم شیخ الحدیث مفتی محمد صدیق صاحب سرگودھوی کے فرزند ارجمند تھے۔ علم و عمل کے پیکر اور مسلکی تڑپ رکھنے والے متحرک عالم تھے۔ ساری زندگی درس و تدریس اور وعظ و تعلیم میں گزاری۔ ان کا وعظ بڑا موثر ہوتا تھا۔ اللہ تعالیٰ نے انہیں بہت سی خوبیوں سے نواز رکھا تھا۔

نماز جنازہ 4 جنوری 2009ء بروز اتوار شام 4 بجے سرگودھا میں حافظ عبد الوہاب روپڑی نے پڑھائی اور ہزاروں سوگواروں کی موجودگی میں سپرد خاک کر دیا گیا۔

جامعہ سلفیہ سے حافظ مسعود عالم، چوہدری محمد یٰسین ظفر، مفتی عبد الحنان زاہد، مولانا ادریس سلفی اور مولانا محمد ارشد قصوری نے شرکت کی اور لواحقین سے اظہار تعزیت کیا۔

اساتذہ، انتظامیہ و طلبہ جامعہ سلفیہ خصوصاً شیخ الحدیث حافظ عبد العزیز علوی، حافظ مسعود عالم، مولانا محمد یونس، مفتی عبد الحنان زاہد، پرنسپل جامعہ چوہدری یاسین ظفر، رئیس الجامعہ میاں نعیم الرحمٰن طاہر، صوفی احمد دین، حاجی بشیر احمد نے مرحومین کی وفات پر افسوس کا اظہار کرتے ہوئے اسے جماعت کے لیے ایک عظیم سانحہ قرار دیا اور پسماندگان سے اظہار تعزیت کرتے ہوئے مرحومین کی بخشش کی دعا کی گئی۔ اللہ تعالیٰ ان کی حسنات کو قبول فرمائے اور انہیں جنت الفردوس میں بلند مقام نصیب فرمائے۔ آمین۔ (ادارہ جامعہ سلفیہ)

© rasailojaraid.com